Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۷ شہادت ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء | نمبر ۹۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی کتاب کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت عطا کرے

وہ مقدس کتاب جو اس غرض کو پورا کرتی ہے صرف قرآن مجید ہی ہے

"ہر ایک چیز کی بڑی خوبی یہی سمجھی جائیگی کہ جس غرض کے پورا کرنے کے لئے وہ وضع کی گئی ہے اس غرض کو بوجہ احسن پوری کر سکے۔ مثلاً اگر کسی بیل کو قلبہ رانی کے لئے خریدا گیا ہے تو اُس بیل کی یہی خوبی دیکھی جائے گی کہ وہ قلبہ رانی کے کام کو بوجہ احسن ادا کر سکے۔ اِسی طرح ظاہر ہے کہ اصلی غرض آسمانی کتاب کی یہی ہونی چاہیئے کہ اپنی پیروی کرنے والے کو اپنی تعلیم اور تاثیر اور قوتِ اصلاح اور اپنی رُوحانی خاصیت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا کرے اور اسی ذاتِ بے مثل کے ساتھ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے محبّت اور عشق کا تعلق بخشے کیونکہ درحقیقت یہی محبّت نجات کی جڑ ہے اور یہی وہ بہشت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد تمام کوفت اور تلخی اور رنج و عذاب دُور ہو جاتا ہے اور بلاشبہ زندہ اور کامل الہامی کتاب وہی ہے جو طالبِ خدا کو اس مقصود تک پہنچا دے اور اس کو سفلی زندگی سے نجات دے کر اس محبوبِ حقیقی سے ملا دے جس کا وصال عین نجات اور تمام شکوک و شبہات سے مخلصی بخش کر ایسی کامل معرفت اس کو عطا کرے کہ گویا وہ اپنے خدا کو دیکھ لے اور خدا کے ساتھ ایسے مستحکم تعلقات اس کو بخش دے کہ وہ خدا کا وفادار بندہ بن جائے اور خدا اُس پر ایسا لطف و احسان کرے کہ اپنی انواع و اقسام کی نصرت اور مدد اور حمایت سے اس میں اور اس کے غیر میں فرق کر کے دکھلا دے اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھول دے ...... میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے"

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

قرآن کریم حق و باطل میں فرق کرنیوالی کتاب ہے

یہ یقیناً بڑی عظمت والا کلام ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ (الفرقان: ۲)

ترجمہ:۔ وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان (وہ تعلیم جو حق اور باطل میں فرق کر دیتی ہے) اپنے بندے پر اُتارا ہے تا کہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے۔

پھر فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ (الواقعۃ: ۷۹)

ترجمہ: یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب (یعنی فطرت کے عین مطابق) میں موجود ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس کی تلاوت میں ماہر ہے وہ (قیامت کے روز) فرمانبردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس میں اٹکتا ہے اور اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ شہادت ۱۳۵۷ھش
۲۷؍اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مومنوں کے صبر و ثبات کا اصل سرچشمہ

ہر مامور من اللہ کے متبعین کو ابتداء میں اپنی قلیل تعداد اور کمزوری و بے بضاعتی کی وجہ سے انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک طرف مخالفینِ حق اپنی کثرتِ تعداد، وسائل کی بہتات اور قوت و اقتدار کے گھمنڈ میں اُن پر عرصۂ حیات تنگ کر رہے ہوتے ہیں دوسری طرف دنیوی آسائشوں کی کشش جن سے انہیں بالجبر محروم کرنے کی مسلسل کوششیں ہو رہی ہوتی ہیں، انہیں ترغیب دلا رہی ہوتی ہیں کہ وہ حق سے دامن کش ہو کر اسے خیرباد کہہ کر ہر قسم کے مصائب و آلام سے نجات پا سکتے اور دوسروں کی طرح دنیوی آسائشوں سے متمتع ہو سکتے ہیں۔

چونکہ انہوں نے حق کو اپنی دلی بصیرت کی بناء پر حق سمجھ کر قبول کیا ہوتا ہے اس لئے وہ ان تمام مصائب کو بطیبِ خاطر برداشت کرتے اور دنیوی آسائشوں کی کشش کا مردانہ وار مقابلہ کرتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ اس راہ میں اپنی جان کو بھی قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں اور اسے سعادتِ عظمیٰ اور بہت بڑی خوش نصیبی تصور کرتے ہیں۔ وہ نہ مصائب و آلام سے گھبراتے ہیں اور نہ دنیوی آسائشوں کی کشش کو اپنے اوپر اثر انداز ہونے دیتے ہیں جس صداقت کو انہوں نے قبول کیا ہوتا ہے اُس پر وہ چٹان کی طرح مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔

ایک طرف اُن کے عزم و ہمت اور صبر و ثبات کا یہ عالم ہوتا ہے دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنے تائیدی نشان ظاہر کر کے اور غلبہ و کامیابیوں کی بشارتوں سے نوازنوا کر انکے ایمانوں کو پختہ سے پختہ اور ان کے حوصلوں کو بلند سے بلند تر کر رہا ہوتا ہے۔ وہ انہیں اُس بےکسی اور کسمپرسی کے عالم میں پے در پے کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارتوں سے ہی نہیں نوازتا بلکہ ان کے دلوں کو اس یقین سے بھر تا رہتا ہے کہ خدائی وعدے برحق ہیں، حالات خواہ کیسے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں اور ماحول کی ناسازگاری اپنی انتہا کو کیوں نہ پہنچی ہوئی ہو وہ بہر صورت و بہر حال ضرور پورے ہوں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کو جس نے یہ وعدے کئے ہیں ہر قدرت و طاقت حاصل ہے، وہ جب چاہے گا حالات کو یکسر بدل کر اپنے وعدوں کو پورا کر دکھائے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت بھی بعینہٖ ایسے ہی حالات رونما ہوئے قلیل التعداد صحابہؓ کو طاقتور و ذی اثر کفارِ مکہ کی طرف سے تعذیب کے ذریعہ ڈرانے دھمکانے کا سلسلہ بھی زور شور سے جاری رہا اور دنیوی آسائشوں کا لالچ دے دے کر انہیں ورغلانے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ الغرض انہیں حق سے پھیرنے کا وہ کونسا حربہ تھا جو آزمایا نہ گیا، لیکن یہ سب حربے بےکار و بے اثر ثابت ہوئے۔ حق غالب آکر رہا اور خدائی وعدے اِس شان سے پورے ہوئے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ جب انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا تھا اور لالچ دے دے کر ورغلانے کی کوشش کی جا رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل خبردار کیا جا رہا تھا اور انہیں تسلی پر تسلی دلائی جا رہی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسی متعدد تسلیوں کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے آپؐ کے صحابہؓ میں سے ہر ایک کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

(آل عمران آیات ۱۹۷ تا ۱۹۹)

ترجمہ:۔ (اے مخاطب!) جو لوگ کافر ہیں ان کا ملک میں آزادی سے پھرنا (اور تیرا اپنے ساتھیوں سمیت شہری حقوق اور شہری آزادیوں سے محروم کیا جانا) تجھے ہرگز دھوکا میں نہ ڈال دے۔ یہ عارضی نفع ہے جس کے بعد ان کا ٹھکانہ جہنم (میں) ہوگا وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے لیکن جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا ہے اُن کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے مہمانداری کے طور پر ہوگا۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے۔

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو یقین دلایا کہ خدائی وعدے بہر حال پورے ہوں گے، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تمہاری یہ تکالیف اور محرومیاں دُور نہ ہوں اور حق غالب نہ آئے۔ اُس کا غلبہ تو الٰہی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ (فاطر آیت ۶)

ترجمہ:۔ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ پس تم کو ورلی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور کوئی دھوکا دینے والا تم کو اللہ کے بارہ میں دھوکا نہ دے۔

اِن خدائی تسلیوں کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ کا ایمان پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا گیا اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی تو دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوئے حق غالب آیا اور بڑی شان سے غالب آیا اور اس کے غالب آنے کے نتیجہ میں وہ جو پہلے غالب تھے مغلوب ہوئے بغیر نہ رہے اور وہ جو پہلے مغلوب و مقہور تھے لازوال عزت و شہرت کے وارث بنے اور اُس عزت و شہرت اور غلبہ کی حالت میں بھی انہوں نے عفو و درگزر اور عجز و انکسار اور محبت و رأفت کا وہ نمونہ پیش کیا کہ دشمنوں کے دل مسخر ہوتے چلے گئے۔

حقیقت بھی یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ کے نامساعد اور پُر کٹھن حالات میں مامورینِ الٰہی کے متبعین کے صبر و ثبات کا اصل سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے وعدوں کے پورا ہونے پر پختہ ایمان ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ آسمانی تسلیوں کے ذریعہ مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جاتا ہے اور اپنے وعدوں کے بموجب دنیا میں انقلاب برپا کر دکھاتا ہے:

گلستانِ محمد مصطفےٰ ﷺ کے باغباں

جماعت کے جوانو! عظمتِ دیں کا نشاں تم ہو
گلستانِ محمد مصطفےٰ ﷺ کے باغباں تم ہو
تمہیں سے آنے والے دَور کی قسمت ہے وابستہ
بہار و رونقِ بزمِ مسیحائے زماں تم ہو
جہاں والوں کا طورِ زندگی تم نے بدلنا ہے
چمن کی جان ہو رُوح و بہارِ بوستاں تم ہو
تمہاری روشنی سے ظلمتیں سب مٹنے والی ہیں
سمائے احمدیت کے نجومِ ضَو فشاں تم ہو
سُوئے منزل قیادت میں تمہاری سب نے جانا ہے
رہِ صدق و صفا، مہر و وفا کے رازداں تم ہو
بفضلِ ایزدی افلاک پر جن کی رسائی ہے
زمیں پر بسنے والے ایسے اہلِ آسماں تم ہو
تمہیں اسلام کی فتحِ نمایاں سونپ دی حق نے
مسیحِ دَورِ آخر کے جیالے نوجواں تم ہو
بچھا دو ہر کسی کی راہ میں دل کی نگاہیں تم
کہ دُنیا کے ہر اک پیر و جواں کے میزباں تم ہو

(محمد صدیق امرتسری)

قرآن کریم کامل اور جامع شریعت ہے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آتی ہے کہ جب کبھی دنیا ضلالت و گمراہی کا شکار ہو جاتی ہے اور اطاعت الٰہی سے منہ موڑ کر کفر، شرک اور معصیت کی راہوں کو اختیار کرتی ہے تو وہ رحمان و رحیم خدا بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے سامان مہیا فرماتا ہے اور پاک فطرت انسانوں کی فطرتی قوتیں ظاہر کرنے کے لئے کسی کامل الفطرت پر وحی نازل کرکے دوسروں کی اس کے ذریعہ سے اصلاح کرتا ہے تا وہ اس کی اطاعت میں محو ہو جائیں۔ چنانچہ اسی سنت مستمرہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کئی انبیاء مبعوث ہوئے جنہوں نے وحی الٰہی کے مطابق اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوم کی ہدایت اور رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ــــ لیکن چونکہ پہلے نبی ایک خاص قوم اور خاص ملک کے لئے آیا کرتے تھے اس لئے ان کی تعلیم جو انہیں ابتداءً تھی مجمل اور ناقص رہتی تھی کیونکہ ہر یہ کسی قوم اصلاح کی کم حاجت پڑتی تھی اور چونکہ انسانیت کے پودہ نے ابھی پوری نشوونما بھی نہیں پائی تھی اس لئے استعدادیں بھی کم حد تک پہنچیں اور اعلیٰ تعلیم کی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ استعدادیں تو بڑھ گئیں مگر زمین گناہ اور بدکاری اور مخلوق پرستی سے بھر گئی اور سچی توحید اور سچی راستبازی نہ ہندوستان میں باقی رہی اور نہ مجوسیوں میں اور نہ یہودیوں میں اور نہ عیسائیوں میں اور تمام قومیں ضلالت اور نفسانی جذبات کے نیچے دب گئیں۔ اس وقت خدا نے قرآن شریف کو اپنے پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کرکے دنیا کو کامل اسلام سکھلایا اور پہلے نبی ایک ایک قوم کے لئے آیا کرتے اور اسی قدر سکھلاتے تھے جو اسی قوم کی استعداد کے اندازہ کے موافق ہو اور جن تعلیموں کی وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ تعلیمیں ان کو نہیں سکھاتے تھے مگر یہ دین جو ہمارے پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں آیا اس میں تمام دنیا کی اصلاح منظور تھی اور تمام استعدادوں کے موافق تعلیم ہے ـــ دنیا مستعد تھا اس لئے یہ دین تمام دنیا کے دینوں کی نسبت اکمل اور اتم ہوا اور اس کی شریعت کامل اور جامع شریعت ـــ جیسا کہ یہ دعویٰ قرآن شریف نے آپ کیا ہے کہ:

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"
(مائدہ: ۴)

یعنی آج میں نے تمہارے لئے اپنا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور میں نے پسند کیا کہ اسلام تمہارا مذہب ہو۔

اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن شریف کا ہی ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ پس یہ دعویٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا یہ اسی کا حق تھا اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

توریت اور انجیل دونوں اس دعویٰ سے دستبردار ہیں کیونکہ توریت میں خدا تعالیٰ کا یہ قول موجود ہے کہ میں تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو شخص اس کے کلام کو نہ سنے گا میں اس سے مطالبہ کروں گا۔

پس صاف ظاہر ہے کہ اگر آئندہ زمانہ کی ضروریات کی رو سے توریت کا سننا ہی کافی ہوتا تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ کوئی اور نبی آتا اور مواخذہ الٰہیہ سے مخلصی پانا اس کلام کے سننے پر موقوف ہوتا جو اس پر نازل ہوتا۔

ایسا ہی انجیل نے کسی مقام پر دعویٰ نہیں کیا کہ انجیل کی تعلیم کامل اور جامع ہے بلکہ صاف اور کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا ــــ

اب دیکھنا چاہئے کہ حضرت موسےٰؑ نے اپنی توریت کو ناقص تسلیم کرکے آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنی تعلیم کا نامکمل ہونا قبول کرکے یہ عذر پیش کیا کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں ہے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ کامل تعلیم بیان کر دے گا۔

مگر قرآن شریف نے توریت اور انجیل کا کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا دنیا میں اعلان کر دیا اور فرمایا کہ:-

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"

اس سے ظاہر ہے کہ جامع تعلیم کا دعویٰ کرنے والا صرف قرآن شریف ہے۔

اور پھر نہ صرف ایسا دعویٰ کیا بلکہ اس دعویٰ کو پورا کرکے دکھلا بھی دیا ہے اور اس نے ایک ایسی تعلیم پیش کی ہے جس کو نہ توریت پیش کر سکی اور نہ انجیل بیان کر سکی۔

قرآن شریف سے پہلے جس قدر تعلیمیں آئیں درحقیقت وہ ایک قانون مختص القوم یا مختص الزمان کی طرح تھیں اور عام افادہ کی قوت ان میں نہیں پائی جاتی تھی لیکن قرآن کریم تمام قوموں اور تمام زمانوں کی تعلیم اور تکمیل کے لئے آیا ہے۔ مثلاً نظیر کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی تعلیم میں بڑا زور سزا دہی اور انتقام میں پایا جاتا ہے جیسا کہ دانت کے عوض دانت اور آنکھ کے عوض آنکھ کے فقروں سے معلوم ہوتا ہے اور حضرت مسیحؑ کی تعلیم میں بڑا زور عفو اور درگذر پر پایا جاتا ہے لیکن ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں تعلیمیں ناقص ہیں نہ ہمیشہ انتقام سے کام چلتا ہے اور نہ ہمیشہ عفو سے۔ بلکہ اپنے اپنے موقعہ پر نرمی اور درشتی کی ضرورت ہوا کرتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے :-

"فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ"
(شوریٰ)

یعنی اصل بات تو یہ ہے کہ بدی کا عوض تو اسی قدر بدی ہے جو پہنچ گئی ہے لیکن جو شخص عفو کرے اور عفو کا نتیجہ کوئی اصلاح ہو نہ کہ کوئی فساد یعنی عفو اپنے محل پر ہو نہ غیر محل پر۔ پس اجر اس کا اللہ پر ہے۔ یعنی یہ نہایت احسن طریق ہے۔

اب دیکھئے اس سے بہتر اور کون سی تعلیم ہوگی کہ عفو کو عفو کی جگہ اور انتقام کو انتقام کی جگہ رکھا۔

الغرض پہلی شریعتیں کی تعلیم کی اغراض خاص خاص قوم تک محدود تھیں اور خاص خاص آفتوں اور بیماریوں کی اصلاح کے لئے وہ شریعتیں نازل ہوئی تھیں اور پھر ان لوگوں کی استعدادیں بھی ناقص تھیں اس لئے وہ کتابیں بھی ناقص رہیں مگر اسلام تمام دنیا اور تمام استعدادوں کے لئے آیا اور قرآن کو تمام دنیا کی کامل اصلاح مدنظر تھی جس میں عوام بھی تھے اور خواص بھی، حکماء بھی تھے اور فلاسفر بھی اس لئے انسانیت کے تمام قویٰ پر قرآن نے بحث کی اور تمام اصلاح اس میں رکھی گئی۔ اس نے پہلی کتابوں کی طرح صرف ایک قوم سے واسطہ نہیں رکھا بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان فرمائے وحشیوں کو آداب سکھائے۔ پھر انسانی صورت بنانے کے بعد اخلاق فاضلہ کا سبق دیا۔ پھر فقط اس پر کفایت نہ کی بلکہ روحانی عالموں کے مقام تک پہنچنے کے لئے پاک معرفت کے دروازے کھول دیئے اور نہ صرف کھول دیئے بلکہ لاکھوں انسانوں کو اس تک پہنچا بھی دیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر نہیں ڈال سکتی جیسے قوی اور برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے وہ بلاشبہ صفات کاملہ حق تعالیٰ کا ہر ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں وہ سب کچھ ملتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲ - حاشیہ)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:۔ ؎

"فیہ مَا تَبْلُغُ مِنْ عِلْمٍ وَعَقْلٍ وَاسْتِوَاءِ وَأَبْكَارِ الْمَعَانِي"

یعنی اس میں ہر وہ علم اور عقل موجود ہے جس کا تو طالب ہے اور قسم قسم کے مفید اور نئے معانی اس میں بھرے ہوئے ہیں۔

الغرض قرآن حمید تمام ایسی صداقتوں اور اعلیٰ درجہ کی حکمتوں پر مشتمل ہے۔ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ارشاد خداوندی ہے۔ تمام وہ اصول و قواعد اور تمام وہ امور جو انسان کی ذہنی جسمانی اخلاقی یا روحانی ترقیات اور قوائے انسانی کی کامل نشوونما کے لئے ضروری ہیں، اکمل اور اتم طور پر قرآن مجید میں بیان ہیں اور اس پاک کتاب کو پڑھنے والا بے اختیار یہ کہہ اٹھتا ہے کہ ؎

"یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا"

○

خدام الاحمدیہ کا فرض:

"خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

○

مرکزی سالانہ امتحانات اطفال

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال۔ بدر اطفال ۵ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں۔

قائدین کرام و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ وہ اطفال کو ان امتحانات کی ابھی سے تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○

جماعت احمدیہ ایک روحانی رہنما

سری لنکا سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبار "Chinthamani" کے مورخہ ۲۶ مارچ کے ہفتہ وار ایڈیشن میں مذکورہ عنوان پر جماعت احمدیہ کے بارے میں ایک تعارفی مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون مذکورہ اخبار کے نمائندہ Mr. Ratnam کے ساتھ مورخہ ۲۲ مارچ کو کئے گئے خاکسار کے انٹرویو کا نتیجہ ہے اس مضمون میں محترم محمد ظفر اللہ خان صاحب اور خاکسار کی تصویریں بھی شائع ہوئی ہیں خاکسار کی تصویر کے نیچے یوں مرقوم ہے:۔

"تامل ناڈو احمدیہ مشن کے انچارج مولوی محمد عمر صاحب ایچ اے ایف سری لنکا میں آئے ہوئے ہیں۔ آپ تامل رسالہ "راہ امن" کے ایڈیٹر ہیں۔ پچھلے سولہ سال سے آپ اپنی جماعت کے تبلیغی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اگلے ماہ یہاں پر منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مصروف ہیں۔"

اس اخبار کے مضمون کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل ہے:۔

(خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج احمدیہ مشن سری لنکا)

"جماعت احمدیہ کلیتہً انسان کی روحانی رہنمائی کرتی ہے۔ اس کا مقصد انسان کا خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنا اور تمام مخلوق خدا کے درمیان پیار، محبت اور رواداری پیدا کرنا ہے

احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو تمام جہانوں کے لئے بطور رحمت کے تشریف لائے ہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کے نتیجہ میں ہی انسان روحانی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو مذہب دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے (یعنی اسلام) وہ ایک زندہ مذہب ہے۔ احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو تمام زمانوں اور ملکوں کے لئے مکمل رہنمائی کر سکتا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ مشن ان کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوا ہے بلکہ وہ جاری و ساری ہے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئیوں کے مطابق پچھلی تیرہ صدیوں میں اسلام کی تجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مجددین آتے رہے ہیں۔ یہ ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے

تمام مذاہب کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ جب بھی دنیا میں ضلالت اور گمراہی پھیل جاتی ہے اور دھرم کا ناش ہوتا ہے تو خدا کی طرف سے مامورین و مرسلین آتے رہے ہیں۔ زمانہ نے اس بات کا ثبوت دیا ہے۔

یسوع مسیح، بدھ، شری کرشن وغیرہ خدا کے مامورین ایسے ہی زمانوں میں تشریف لاتے رہے ہیں جبکہ گمراہی اور ضلالت اور ادھرم کا دور دورہ تھا ایسے ہی ایک گمراہ کن زمانہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے تھے۔

آج بھی دنیا میں ادھرم اور گمراہی کا دور دورہ ہے۔ ایسے ہی زمانہ میں تمام مذاہب کی طرف سے پیشگوئی کئے گئے موعود اقوام عالم میں مبعوث ہونے ہیں۔

۱۲۵۰ شوال ۱۴ تاریخ کو مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ہندوستان میں قادیان میں حضرت مرزا غلام احمدؑ پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۹ء میں ان کے ذریعہ قائم فرمودہ جماعت احمدیہ آج ساری دنیا میں پھیل کر اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔

حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بتائی ہوئی راہ اختیار کرتے ہوئے خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے امام مہدیؑ نے ساری دنیا میں حق و صداقت کا پیغام پہنچایا ہے۔ آج افریقہ کے ملک میں یہ جماعت وسیع پیمانہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ بشمول ممالک عرب مختلف ممالک میں یہ جماعت پھیلتی جا رہی ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جماعت مشرق و مغرب کو ملانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے

اس زمانہ میں جبکہ مسلمان اسلام کی صحیح تعلیمات کو چھوڑ کر بے دینی کو اختیار کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ نہایت دلیری سے اور کسی بھی خوف کے بغیر اسلام کی صحیح تعلیمات اور قرآن کریم کی اہمیت و عظمت کو ساری دنیا میں پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

عالمی عدالت کے سابق چیف جسٹس اقوام متحدہ کے سابق صدر اور حکومت پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان جیسی عالمی شخصیتیں احمدیہ جماعت کی تبلیغ میں مغربی ممالک میں سرگرم عمل ہیں۔

آج دنیا میں دو کروڑ کے لگ بھگ (اصل میں ایک کروڑ ہے۔ مترجم) احمدی حضرات اس جماعت کے ذریعہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں

جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے لیکن مختلف سیاسی جماعتوں کی طرف سے عوام کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے ازالہ کے لئے یہ لوگ خدا سے دعائیں کرتے ہیں۔ حکومت وقت کے خلاف کسی قسم کی تحریک میں حصہ لئے بغیر عوام کو خدا کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

ہندوستان میں اور سری لنکا میں بھی جماعت احمدیہ ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ مختلف اقوام و ملل کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و رواداری پیدا کرنے والی اس جماعت نے اگر لوگوں کے دلوں میں جگہ پالی تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے

سری لنکا میں بھی یہ جماعت بہت تندہی سے کام کر رہی ہے۔ تعلیم یافتہ اور عوام سب کے سب اس جماعت کے اعلیٰ مقاصد کو دیکھ کر مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مختلف اطراف میں دار التبلیغ، مسجد، لائبریری اور دار المطالعہ وغیرہ بنا کر لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

اگلے ماہ اپریل میں "آل سری لنکا احمدیہ ایسوسی ایشن" کی طرف سے وسیع پیمانے پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کی کارروائیاں جاری ہیں۔"

("Chinthamani" weekly Edition. 26-3-78. P. 4.)

○

اپنے کاروبار کی آواز ملک کے سنجیدہ طبقوں تک پہنچانے کے لئے "الفضل" ایک بہترین ذریعہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ مستورات

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زیر تعمیر مہمان خانہ مستورات کے لئے یکم تا ۲۰؍مارچ ۱۹۷۸ء ۵۰-۵۲۳۳ چندہ وصول ہوا ہے۔ اس رقم کو شامل کر کے مہمان خانہ مستورات کے لئے چندہ کی کُل وصولی ۱-۲،۵۹،۰۱۰ ہو گئی ہے۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ کو اس غرض کے لئے ۳،۲۸،۵۰۰ کی ضرورت ہے۔ گویا بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے قریباً ستر ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی چندہ نہیں آیا۔ اسی طرح ابھی بہت سی بہنیں ایسی ہیں جنہوں نے اس چندہ میں شرکت نہیں کی۔ اصل قربانی وہی ہے جو وقت پر کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کو اس چندہ کی جلد از جلد وصولی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں پوری کوشش کریں تا مہمان خانہ مکمل کرنے کے بعد دوسرے ضروری کاموں کی طرف لجنہ مرکزیہ توجہ دے سکے۔

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم ملک مبارک احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ شمیم اختر بنت مکرم محمد عمر صاحب مرحوم مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۷۸ء کو قبل نماز جمعہ مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

۲۔ میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم ملک حبیب احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ فریدہ یاسمین بنت ملک غلام مصطفےٰ سعید صاحب سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی مولوی فاضل نے مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب ہمارے مکان پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین (ملک مظفر احمد ابن حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۲۲/۳ گنج مغل پورہ لاہور)

گمشدہ لڑکا مل گیا!

مولوی ابو الفضل محمود مرحوم کا بیٹا ظفر محمود جس کا ذہنی توازن درست نہیں ہے تقریباً ڈیڑھ ماہ لاپتہ رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل گیا ہے۔ اسے ۱۳؍اپریل ۱۹۷۸ء کو محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (اہلیہ میاں عبد اللطیف صاحب) نے بڑی تگ و دو کے بعد تلاش کر کے ربوہ میں اس کے لواحقین کے پاس پہنچا دیا ہے۔ الحمد للہ۔

(ملک فہیم احمد ایم کام ابن ملک ناصر الدین خان صاحب ۱۲/۱۲ محمد نگر لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم غلام محمد صاحب ثالث وحدت کالونی لاہور کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہے۔
۲۔ مکرم محمود احمد صاحب چک ۲۹۷ ڈاکخانہ گوجرہ کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔
۳۔ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب باجوہ لطیف آباد (حیدر آباد) لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔
۴۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب سیکرٹری مال صدر گوگیرہ رعشہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔
۵۔ مکرم راجہ بشیر احمد صاحب بعارضہ بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں۔
۶۔ مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب کے والد صاحب جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔
۷۔ مکرم رانا عبد اللطیف صاحب آف ہڑپہ کا گردے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ

جماعت کے مخیّر احباب ضرور اس میں حصّہ لیں

نظارت تعلیم میں ہونہار و مستحق طلباء کو تعلیمی اغراض کیلئے قرضہ حسنہ دینے کیلئے ایک سکیم "پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کے نام سے جاری ہے اسے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۲ء میں جاری فرمایا تھا۔ ہر سال اس سکیم کے ماتحت مستحق طلباء کو قرضہ حسنہ دیا جاتا ہے۔ جماعت کے مخیّر احباب کو اپیل کی جاتی ہے کہ براہ کرم اس سکیم میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا انکی طرف سے یہ صدقہ جاریہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے علی حسب اخلاص اجر پائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ اس سکیم میں حصہ لینے سے ثواب بھی کمائینگے نیز قوم کے مستحق طلباء کی اعانت کر کے قومی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے انشاء اللہ العزیز۔

سکیم کا خلاصہ یہ ہے کہ افراد جماعت جو اس سکیم کا ممبر بننا چاہیں کم از کم پانچ سال تک ماہوار یا ششماہی یا سالانہ قسط ادا کر کے اس سکیم میں رقوم بھجوائیں۔ یہ رقوم ان کے نام بطور امانت کے نظارت تعلیم میں رہیں گی۔

تمام ایسی رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو "پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں بطور حساب امانت بھجوائی جائیں۔

پانچ سال کے بعد اگر حسابدار احباب چاہیں تو پانچ سالوں کے دوران پانچ اقساط میں اپنی رقم نظارت تعلیم سے واپس وصول کر سکتے ہیں۔ اس طرح احباب اپنی رقوم واپس بھی وصول کر سکیں گے اور ثواب میں بھی شریک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور حسنات دارین عطا کرے۔ آمین۔

(ناظر تعلیم)

۱۹۷۸ء کے بعد
ترقی کی طرف ایک اور قدم
دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کیلئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔
دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ مینیجر انوار احمد جان

ہر قسم کا سامان سائنس اچھے نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے! (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۲۱۰۶۱۷

تریاق اٹھرا مکمل کورس بیس ۲۰ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر و نائب صدر موصیان کا انتخاب

جملہ الیسی جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجالس موصیان قائم ہیں، کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰/۴/۷۸ کو ختم ہو رہی ہے لہٰذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیا جائے:۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخابات کے لئے کورم سو فیصد ہے۔ صرف بیمار اور مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کر کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اطلاع دیں گے۔

۴۔ حضور کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی تاکہ حضور ایدہ اللہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجلس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء صاحبان، اضلاع اور مربیان سلسلہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ میں یہ انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں مزید کارروائی اور ریکارڈ دفتر بہشتی مقبرہ کے ذریعہ ہوگی۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

تقریب شادی

ربوہ ۲۱ اپریل ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر عزیزہ امۃ القیوم سلمہا بنت مبلغ امریکہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور محمد عمر دراز تنویر سلمہ ابن محترم میاں محمد نواز صاحب گوندل مرحوم آف سیالکوٹ کی تقریب شادی عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نیز ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ ان دونوں کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے ۱۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

۲۱ اپریل کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے محترم میاں محمد ابراہیم صاحب کے گھر تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے کی بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ ان کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے اپنی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی جو آپ نے بوقت رخصتی دلہن کے والدین کی زبان سے دعائیہ اشعار پر مشتمل تھی۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ازحد بابرکت کرے اور اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان نکاح

۲۲ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمود احمد صاحب خالد ابن محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد (ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کے نکاح کا عزیزہ مکرمہ بشریٰ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا کے ہمراہ سات ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خورشید احمد)

خدام الاحمدیہ کی ۲۴ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

صدران کرام اور قائدین کرام سے ایک گذارش

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سالانہ مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ ۱۲ مئی سے ۲۶ مئی ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق تمام مجالس کی نمائندگی اس کلاس میں لازمی ہے۔ قائدین کرام اور صدران جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مجلس کے نمائندے کے نام مرکز کو جلد تر اطلاع فرماویں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

(۱) عزیز مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ ہمبرگ (مغربی جرمنی) ابن مکرم میاں شریف احمد صاحب جھنگ صدر کو اللہ تعالیٰ نے ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء کو فرزند عطا فرمایا جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے شفیق احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت اور درازئ عمر کے ساتھ نیک، صالح، خادم دین اور والدین و متعلقین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک و باعث صد برکت بنائے۔ آمین

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری حلقہ المبشرین)

(۲) عزیزم محمد اقبال صاحب بٹ کو اللہ تعالیٰ نے تین لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد حسین صاحب بٹ کا پوتا اور برادرم چوہدری خورشید احمد صاحب راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت اور عمر والا اور خادم دین بنائے۔

(خاکسار عبد الواحد۔ ربوہ)

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے ماموں محمد اشرف صاحب آف کاڈونا نائیجیریا کو بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۷۸ء دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم کیپٹن محمد اسلم صاحب ربوہ کا پوتا اور محترم کیپٹن ایم۔ اے بیگ صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے، خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(داؤد احمد سوار الصدر غربی ربوہ)

فون ۵۰۸ — فون رہائش ۲۰۵

البَاسط کالونی

(فوری قبضہ فوری رجسٹری کی بنیاد پر)

ربوہ کی حدود سے صرف ایک فرلانگ چمن عباس کے ساتھ۔ حدود کمیٹی سے باہر انتہائی باموقع اور موزوں قیمت پر۔ ایک کنال۔ دس مرلہ کے پلاٹس۔ موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ خرید کے لئے رجوع فرمائیں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر اقصیٰ روڈ ربوہ

ہمدرد پراپرٹی ڈیلرز رجسٹرڈ رحمت بازار۔ ربوہ

ھُوَالشَّافِی

نرخنامہ ادویہ

حبوب سفید اطرا	۲۸/-
اکسیر اولاد نرینہ	۳۰/-
تریاق معدہ	۲/-، ۴/-، ۱۲/-
اکسیر پائیوریا	۴/۵۰
سفید منجن	۲/۲۵
تریاق اکسیر	۱۰/-

(علاوہ محصول ڈاک)

ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴